



Article QR



دینی غیرت و حمیت کا مفہوم، اہمیت، اور تقاضے: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

The Concept, Significance, and Requirements of Religious Honor and Zeal: A Research Study in the Light of Islamic Teachings

1. Sapna Noor

noorkotli3333@gmail.com

MPhil Scholar,

Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK.

2. Dr. Muhammad Zakariya

zakariya336@awkum.edu.pk

Assistant Professor,

Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK.

How to Cite:

Sapna Noor and Dr. Muhammad Zakariya. 2026: "The Concept, Significance, and Requirements of Religious Honor and Zeal: A Research Study in the Light of Islamic Teachings". *Al-Mithāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (03): 230-242.

Article History:

Received:
21-07-2026

Accepted:
15-09-2026

Published:
20-09-2026

Copyright:

©The Authors

Licensing:



This work is licensed under a Creative Commons
Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest:

Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing



Publisher



HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

دینی غیرت و حمیت کا مفہوم، اہمیت، اور تقاضے: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

**The Concept, Significance, and Requirements of Religious Honor and Zeal:
A Research Study in the Light of Islamic Teachings****1. Sapna Noor**

MPhil Scholar,

Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK.

noorkotli3333@gmail.com**2. Dr. Muhammad Zakariya**

Assistant Professor,

Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, KPK.

zakariya336@awkum.edu.pk**Abstract**

Religious honor and zeal, represented by the Islamic concepts of *Ghayrah* and *Hamiyyah*, hold significant importance in the moral and ethical framework of Islam. The present study examines the concept, significance, and requirements of religious honor and zeal in the light of Islamic teachings. It explores the linguistic and terminological meanings of *Ghayrah* and *Hamiyyah* and clarifies their conceptual relationship with faith, piety, love of Allah and His Messenger ﷺ, adherence to divine commandments, and the preservation of Islamic values. The study further examines the significance of religious honor and zeal in shaping individual character, strengthening religious commitment, protecting Islamic moral values, and promoting social responsibility. It also identifies the essential requirements of authentic religious honor and zeal, including adherence to the Qur'an and Sunnah, observance of divine limits, acquisition of religious knowledge, self-reformation, promotion of good and prevention of evil through legitimate means, wisdom, justice, patience, moderation, and good character. The study also distinguishes between genuine Islamic religious zeal and blameworthy forms of fanaticism, prejudice, and excessive emotional reaction. The Qur'an and authentic Prophetic traditions have been used as the primary sources of the study, while relevant classical and contemporary Islamic literature has also been consulted for further explanation and analysis. The study concludes that Islamic teachings present religious honor and zeal as a balanced moral responsibility rooted in faith, knowledge, wisdom, justice, and ethical conduct rather than mere emotional reaction. Thus, authentic religious honor and zeal contribute to the preservation of Islamic values and the development of a morally responsible individual and society.

Keywords: *Ghayrah, Hamiyyah, Honor, Zeal, Faith, Piety, Islamic Values.*

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی، معاشرتی اور اخلاقی زندگی کے لیے واضح اور رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ایمان، تقویٰ، عبادات اور حسن اخلاق کے ساتھ ساتھ دین کی اقدار، شعائر اور حدودِ الہی کے احترام کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسی دینی شعور اور ذمہ داری سے وابستہ ایک اہم اخلاقی وصف دینی غیرت و حمیت ہے، جو

انسان کے دل میں اپنے دین، اسلامی اقدار اور شرعی حدود کے احترام اور تحفظ کا احساس پیدا کرتا ہے۔ دینی غیرت و حمیت کا مفہوم محض جذباتی جوش، غصے یا کسی خاص ردِ عمل تک محدود نہیں، بلکہ اس کی بنیاد ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت، رسول اللہ ﷺ کی اتباع، احکام الہی کی پاسداری اور دینی و اخلاقی ذمہ داری کے احساس پر قائم ہے۔ حقیقی دینی غیرت انسان کو سب سے پہلے اپنی اصلاح، اپنے کردار کی درستگی اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے خاندان اور معاشرے میں نیکی، پاکیزگی، عدل اور اسلامی اخلاق کے فروغ کے لیے مثبت کردار ادا کرتا ہے۔

قرآن کریم اسلامی زندگی میں تقویٰ، عدل، پاکیزگی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے اصولوں کو نمایاں اہمیت دیتا ہے۔ اسی طرح قرآن نے حمیتِ جاہلیہ کی مذمت کر کے یہ واضح کیا کہ ہر قسم کی حمیت قابلِ قبول نہیں؛ وہ حمیت جو تعصب، ضد، گروہی برتری یا حق سے انحراف پر قائم ہو، اسلامی مزاج کے مطابق نہیں۔ اس کے مقابلے میں اسلامی غیرت و حمیت علم، تقویٰ، حق پسندی، عدل، حکمت اور اعتدال کے ساتھ وابستہ ہے۔

دینی غیرت و حمیت کی اہمیت اس پہلو سے بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ فرد کے دینی تشخص اور اخلاقی کردار کی تشکیل میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ جب انسان اپنے دین کی تعلیمات کو سمجھ کر ان سے وابستہ ہوتا ہے تو اس کے اندر نیکی اختیار کرنے، برائی سے بچنے، دینی شعائر کا احترام کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ تاہم اس جذبے کو درست دینی علم اور شرعی اصولوں کے تابع رکھنا ضروری ہے، تاکہ دینی غیرت کسی قسم کے تعصب، نا انصافی یا افراط و تفریط کا سبب نہ بنے۔

موجودہ دور میں مختلف فکری، اخلاقی اور معاشرتی تبدیلیوں کے باعث دینی اقدار کے بارے میں رویوں میں بھی نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ایک طرف دینی معاملات سے بے حسی اور عدم ذمہ داری کا رجحان دکھائی دیتا ہے، جبکہ دوسری طرف بعض مواقع پر دینی جذبات کا اظہار علم، حکمت، عدل اور اعتدال سے ہٹ کر بھی سامنے آتا ہے۔ ایسے حالات میں دینی غیرت و حمیت کے صحیح اسلامی تصور کو واضح کرنا نہایت ضروری ہے، تاکہ نہ دینی اقدار کے تحفظ میں کمزوری پیدا ہو اور نہ ہی دینی جذبات کسی غیر اسلامی طرزِ عمل کا ذریعہ بنیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر زیرِ نظر تحقیقی مطالعے میں دینی غیرت و حمیت کے مفہوم، اہمیت اور تقاضوں کا جائزہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن کریم اور سنتِ نبوی ﷺ کو بنیادی مصادر کی حیثیت حاصل ہے، جبکہ معتبر اسلامی علمی و تفسیری ذخیرے سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کا مقصد دینی غیرت و حمیت کے بنیادی مفہوم کو واضح کرنے کے ساتھ اس کی دینی و اخلاقی اہمیت کو اجاگر کرنا اور ان عملی تقاضوں کی نشاندہی کرنا ہے جن کے ذریعے فرد اور معاشرہ اسلامی اقدار کے تحفظ اور فروغ میں متوازن اور ذمہ دارانہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یوں یہ مطالعہ دینی غیرت و حمیت کو محض ایک جذباتی کیفیت کے بجائے ایمان، علم، تقویٰ، حکمت، عدل، اعتدال اور حسن اخلاق پر مبنی ایک جامع اسلامی قدر کے طور پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

غیرت و حمیت کا مفہوم اور حقیقت

عربی زبان میں غیرت کا لفظ مادہ "غ ی ر" سے مشتق ہے۔ عربی لغت میں اس کا استعمال بالخصوص اس کیفیت کے لیے بھی ہوتا ہے جس میں انسان اپنے اہل و متعلقین کے بارے میں ناموس اور عزت کے تحفظ کا احساس رکھتا ہے۔ ابن منظور نے لسان العرب میں "غار الرجل علی اہله" کے ذریعے غیرت کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ غیرت انسان کے اندر اپنے اہل و متعلقین کے بارے میں ایک خاص حفاظتی احساس اور حمیت کی کیفیت سے متعلق ہے۔ اسی ضمن میں لغت میں غیرت کے ساتھ حمیت اور انفت جیسے مفاہیم کا تعلق بھی بیان کیا گیا ہے۔¹

لغوی اعتبار سے غیرت کا مفہوم صرف غصے یا جذباتی اشتعال تک محدود نہیں، بلکہ اس میں کسی محترم چیز کے تحفظ، اس کی حرمت کے احساس اور اس کے بارے میں غیرت مندانہ حساسیت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی اصطلاح میں غیرت کا مفہوم محض ایک نفسیاتی کیفیت نہیں رہتا بلکہ جب اسے دینی اقدار کے ساتھ منسلک کیا جائے تو اس کا تعلق دین کی مقرر کردہ حدود، اخلاقی اقدار اور حرمت کے احترام سے بھی قائم ہوتا ہے۔ چنانچہ لغوی مفہوم کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ غیرت ایک ایسی داخلی کیفیت ہے جو کسی محترم اور قابل حفاظت چیز کی حرمت پامال ہونے پر انسان کے اندر اس کے تحفظ کا احساس پیدا کرتی ہے۔ البتہ اسلامی نقطہ نظر سے اس کیفیت کی صحت اور درستی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ حق، عدل اور شرعی اصولوں کے تابع ہو۔

اصطلاحی طور پر غیرت ایک ایسی باطنی کیفیت اور دینی احساس ہے جو انسان کو اپنے لیے یا دوسروں کے لیے قابل احترام دینی، اخلاقی اور شرعی حدود کی پامالی پر حساس بناتی ہے۔ اسلامی مفہوم میں غیرت محض غصے، جذباتی اشتعال یا کسی شخص کے خلاف ردِ عمل کا نام نہیں، بلکہ اس کا بنیادی تعلق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور حرمت کے احترام سے ہے۔ اس اعتبار سے حقیقی دینی غیرت وہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی، حرمت سے اجتناب اور اسلامی اقدار کے تحفظ کی طرف متوجہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے غیرت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کردہ حدیث میں فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ"۔²

بے شک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

یہ حدیث دینی غیرت کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تصور غیرت کا تعلق محض انسانی جذبات سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حلال و حرام کی حدود سے ہے۔ چنانچہ مومن کی دینی غیرت کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ وہ خود حرمت سے بچے اور اپنی زندگی کو اسلامی احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ صحیح مسلم میں بھی اسی مفہوم کی روایت موجود ہے کہ مومن غیرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تعلق اس بات سے ہے کہ مومن اللہ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب نہ کرے۔ امام نوویؒ نے غیرت کی لغوی و شرعی وضاحت کرتے ہوئے اسے حمیت اور الفت سے متعلق کیفیت قرار دیا ہے³، جبکہ اس کے انسانی مظاہر میں اہل و متعلقین کے بارے میں ناموس اور حرمت کے تحفظ کا احساس بھی شامل ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیرت ایک ایسی کیفیت ہے جس کا درست رخ انسان کو قابل احترام حدود کے تحفظ اور برائی سے اجتناب کی طرف لے جاتا ہے۔ لہذا اسلامی اصطلاح میں دینی غیرت سے مراد وہ شعوری اور اخلاقی احساس ہے جو ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر انسان کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے، شرعی حدود کا احترام کرنے اور دینی و اخلاقی اقدار کے تحفظ کی طرف متوجہ کرے۔ تاہم اس جذبے کا اظہار علم، حکمت، عدل، صبر اور اعتدال کے ساتھ ہونا ضروری ہے؛ کیونکہ ایسا جذباتی ردِ عمل جو ظلم، تعصب یا ناانصافی کا باعث بنے، اسلامی غیرت کے صحیح مفہوم کی نمائندگی نہیں کرتا۔

دوسرا لفظ حمیت عربی زبان کے مادہ "ح م ی" سے مشتق ہے۔ عربی لغات میں اس مادے کے بنیادی مفاہیم میں کسی چیز کی حفاظت کرنا، اسے ضرر سے بچانا، اس کی حمایت کرنا اور کسی معاملے میں غیرت و الفت کا اظہار کرنا شامل ہیں۔ ابن منظور نے لسان العرب میں "حَمَى" کے تحت بیان کیا ہے کہ جب انسان کسی معاملے پر حمیت اختیار کرتا ہے تو اس کے اندر الفت، غصہ اور غیرت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص یا چیز کی حفاظت اور اس کے دفاع کے لیے بھی اسی مادے کا استعمال ہوتا ہے۔⁴ راغب

اصفہانی نے مفردات الفاظ القرآن میں مادہ "ح م ی" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب قوت غضب میں شدت پیدا ہوتی ہے تو اس کیفیت کو حمیت سے تعبیر کیا جاتا ہے⁵۔ قرآن کریم میں اسی مادے سے "حَمِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ" کی تعبیر استعمال ہوئی ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ حمیت کا مفہوم اس کے استعمال اور مقصد کے اعتبار سے مختلف نوعیت اختیار کر سکتا ہے۔ لغوی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ حمیت میں محض غصے کا مفہوم نہیں بلکہ کسی معاملے کے بارے میں غیرت، خودداری، دفاع اور تحفظ کا احساس بھی شامل ہے۔ تاہم اگر یہ جذبہ حق و انصاف کے بجائے تعصب، ضد یا باطل حمایت کے تابع ہو جائے تو اس کی صورت مذموم بن سکتی ہے۔ قرآن کریم نے اسی لیے "حَمِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ"⁶ کو مذموم قرار دیا اور اس کے مقابل اہل ایمان کے لیے سکینت اور تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ لہذا لغوی اعتبار سے حمیت سے مراد ایسی باطنی کیفیت ہے جس میں انسان کسی محترم معاملے کے بارے میں غیرت، خودداری، دفاع اور تحفظ کا احساس رکھتا ہے اور اس کے خلاف ہونے والی بات کو قبول کرنے میں حساسیت محسوس کرتا ہے۔ البتہ اسلامی تصور میں اس جذبے کی قدر و حیثیت اس کے مقصد، بنیاد اور اظہار کے طریقے سے متعین ہوتی ہے۔

اصطلاحی اعتبار سے حمیت اس باطنی کیفیت کو کہا جاسکتا ہے جس کے تحت انسان کسی شخص، نظریے، جماعت یا قدر کے تحفظ اور حمایت کے لیے مضبوط جذبات رکھتا ہے اور اس کے خلاف ہونے والی بات کو قبول کرنے میں حساسیت محسوس کرتا ہے۔ تاہم اسلامی تعلیمات میں حمیت کی قدر و حیثیت صرف اس کے وجود سے متعین نہیں ہوتی، بلکہ اس کی بنیاد، مقصد اور اظہار کا طریقہ اس کے درست یا نادرست ہونے کا تعین کرتا ہے۔ قرآن کریم نے سورۃ الفتح میں ارشاد فرمایا:

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا⁷

جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی حمیت پیدا کر لی تو اللہ نے اپنے رسول اور اہل ایمان پر اپنی سکینت نازل فرمائی اور انہیں تقویٰ کی بات کا پابند رکھا، اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اہل تھے۔

اس آیت میں "حمیت جاہلیہ" کی تعبیر اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ایسی حمیت جو حق و انصاف کے بجائے تعصب، ضد، خود پسندی اور باطل حمایت پر قائم ہو، اسلامی تعلیمات کے مطابق قابل قبول نہیں۔ امام طبری نے اس آیت کی تفسیر میں واقعہ حدیبیہ کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مشرکین کی یہ حمیت انہیں حق کو تسلیم کرنے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدے کی بعض شرائط قبول کرنے سے روک رہی تھی۔⁸ امام قرطبی بھی اس آیت کے تحت حمیت کو انفت اور ایسی کیفیت سے تعبیر کرتے ہیں جس میں انسان کسی معاملے کو اپنی عزت و وقار کے خلاف سمجھ کر اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ آیت کے سیاق میں مشرکین کے رویے کو ان کے باطل تعصب اور اپنے مذہبی و قبائلی موقف پر اصرار سے متعلق قرار دیتے ہیں۔⁹ اس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ حمیت بذات خود ایک ایسی نفسیاتی قوت ہے جس کا حکم اس کے متعلقہ مقصد اور طریقہ اظہار کے اعتبار سے متعین ہوتا ہے۔ اگر یہ حق، عدل، تقویٰ اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ہو اور شرعی و اخلاقی حدود کے اندر رہے تو اسے مثبت دینی جذبے کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر یہی جذبہ تعصب، ظلم، باطل کی حمایت، گروہی عصبيت یا حق کے انکار کا سبب بن جائے تو یہ حمیت جاہلیہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لہذا اسلامی اصطلاحی مفہوم میں حمیت سے مراد ایسا مضبوط دینی و اخلاقی جذبہ ہے جو حق، عدل اور اسلامی اقدار کے تحفظ سے وابستہ ہو اور علم، تقویٰ، حکمت اور شرعی حدود کے تابع ہو۔ اس کے برعکس وہ حمیت جو انسان کو حق و انصاف سے ہٹا دے، محض گروہی یا شخصی وابستگی کی بنیاد پر باطل کی حمایت پر آمادہ کرے، یا دوسروں کے حقوق پامال کرنے کا

ذریعہ بنے، اسلامی حمیت نہیں بلکہ قابلِ مذمت جاہلی حمیت ہے۔ یوں دینی غیرت و حمیت کا اسلامی تصور جذبات کے ساتھ شعور، محبت کے ساتھ عدل، اور دینی وابستگی کے ساتھ اعتدال کا تقاضا کرتا ہے۔ یہی توازن اسلامی حمیت کو جاہلی تعصب اور اندھی عصبیت سے ممتاز کرتا ہے۔

دینی غیرت و حمیت کا مفہوم اور حقیقت و اہمیت

لغوی اور اصطلاحی مباحث کی روشنی میں دینی غیرت و حمیت ایک ایسی ایمانی اور اخلاقی کیفیت سے عبارت ہے جو انسان کے اندر اپنے دین، دینی اقدار، شعائر اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے احترام اور تحفظ کا احساس پیدا کرتی ہے۔ اس کیفیت کا تعلق محض جذباتی وابستگی یا وقتی جوش سے نہیں، بلکہ ایمان، تقویٰ، دینی شعور اور اخلاقی ذمہ داری سے ہوتا ہے۔ چنانچہ حقیقی دینی غیرت انسان کو اپنے دین کے احکام کو سمجھنے، ان پر عمل کرنے اور اپنی زندگی میں اسلامی اقدار کو اختیار کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ احادیثِ نبوی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی غیرت کا ذکر اس معنی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے حیائی اور حرام امور کو ممنوع قرار دیا ہے۔ حضرت عبداللہؓ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اور اسی وجہ سے اس نے ظاہری و باطنی فواحش کو حرام قرار دیا۔ اس سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تصور غیرت کا بنیادی تعلق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور حرام امور کے احترام سے ہے۔ دینی غیرت و حمیت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ انسان اپنے دین سے محبت کے ساتھ اس کی تعلیمات کو صحیح علم اور فہم کے ساتھ اختیار کرے۔ صرف جذباتی وابستگی کو دینی غیرت قرار دینا درست نہیں، کیونکہ اگر دینی جذبہ علم، حکمت اور عدل سے خالی ہو جائے تو وہ تعصب یا افراط و تفریط کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اسی لیے اسلامی تصور میں دینی غیرت کا اظہار شرعی اصولوں، اخلاقی اقدار اور انسانی حقوق کی رعایت کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح حمیت کے مفہوم میں کسی محترم چیز کے تحفظ اور دفاع کا جذبہ پایا جاتا ہے، لیکن قرآن نے ”حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ“ کے ذریعے ایسی حمیت کی مذمت کی جو حق و انصاف کے بجائے تعصب، ضد اور باطل حمایت پر قائم ہو۔ اس سے یہ بنیادی فرق سامنے آتا ہے کہ اسلامی حمیت کا معیار محض شدتِ جذبات نہیں بلکہ حق، تقویٰ، عدل اور شرعی اصولوں کی پابندی ہے۔ اس بنا پر دینی غیرت و حمیت کو ایک ایسی متوازن دینی و اخلاقی ذمہ داری قرار دیا جاسکتا ہے جس کے ذریعے مسلمان اپنے ایمان، دینی اقدار، شعائر اور شرعی حدود کے احترام و تحفظ کا شعور پیدا کرتا ہے، اپنی ذات اور اپنے کردار کی اصلاح کرتا ہے، اور نیکی کے فروغ اور برائی سے اجتناب کے لیے حکمت و اعتدال کے ساتھ کردار ادا کرتا ہے۔ اس تصور میں محبتِ دین کے ساتھ علم، تقویٰ کے ساتھ عدل، اور دینی وابستگی کے ساتھ حسنِ اخلاق کو بھی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ لہذا اس تحقیق کے تناظر میں دینی غیرت و حمیت سے مراد وہ شعوری، ایمانی اور اخلاقی جذبہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے وابستگی، دینی احکام کی پابندی، اسلامی اقدار و شعائر کے احترام اور شرعی حدود کے تحفظ پر آمادہ کرے، اور جس کا اظہار علم، حکمت، عدل، صبر، اعتدال اور حسنِ اخلاق کے دائرے میں ہو۔ یہی متوازن تصور دینی غیرت و حمیت کو محض جذباتی ردِ عمل، شخصی تعصب اور حمیتِ جاہلیہ سے ممتاز کرتا ہے۔

دینی غیرت و حمیت کی اہمیت

دینی غیرت و حمیت اسلامی اخلاقی نظام کا ایک اہم پہلو ہے، کیونکہ اس کا تعلق انسان کے دینی شعور، ایمان، تقویٰ اور اسلامی اقدار کے احترام سے ہے۔ ایک مسلمان کے لیے دین محض چند انفرادی عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا جامع نظام حیات ہے جو اس کے عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرتی ذمہ داریوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس لیے دینی غیرت و حمیت کا درست

شعور انسان کو اپنے دین کے احکام کی پابندی، اسلامی شعائر کے احترام اور اخلاقی اقدار کے تحفظ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور دینی شعائر کی تعظیم کو قلبی تقویٰ سے وابستہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

ذَلِكَ وَمَنْ يُعِظْكُمْ شُعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ۔¹⁰

اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ دینی شعائر کا احترام محض ظاہری وابستگی نہیں بلکہ انسان کے باطن اور تقویٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلامی غیرت و حمیت کا ایک اہم مظہر یہی ہے کہ مسلمان اپنے دین کی مقدس تعلیمات اور شعائر کے ساتھ احترام اور سنجیدگی کا رویہ اختیار کرے۔ اس احترام کا حقیقی اثر انسان کے کردار اور عملی زندگی میں بھی ظاہر ہونا چاہیے۔ دینی غیرت و حمیت کی اہمیت کا ایک دوسرا پہلو نیکی کے فروغ اور برائی سے اجتناب ہے۔ قرآن کریم اہل ایمان کو اجتماعی طور پر خیر کی دعوت، نیکی کے فروغ اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔¹¹

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

یہ آیت اس طرف رہنمائی کرتی ہے کہ دینی وابستگی صرف ذاتی احساس تک محدود نہیں رہتی بلکہ انسان کو معاشرے کی اخلاقی اصلاح کے لیے بھی ذمہ دار بناتی ہے۔ تاہم اس ذمہ داری کا ادا کرنا علم، حکمت، استطاعت اور شرعی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ سنت نبوی ﷺ میں بھی برائی کے خلاف ذمہ دارانہ موقف کو ایمان کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی برائی کو دیکھے وہ اپنی استطاعت کے مطابق اسے ہاتھ سے تبدیل کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل میں اسے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔¹² اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی غیرت کا تعلق اصلاحی ذمہ داری سے ہے، لیکن اس ذمہ داری کے درجات انسان کی استطاعت کے مطابق ہیں۔ لہذا اسلامی غیرت کو ایسا بے قابو رد عمل قرار نہیں دیا جاسکتا جو شرعی حدود، عدل یا دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کر دے۔ دینی غیرت و حمیت فرد کے اخلاقی کردار کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب انسان اپنے دین کی تعلیمات کو محض معلومات کے طور پر نہیں بلکہ عملی ذمہ داری کے طور پر قبول کرتا ہے تو اس کے اندر سچائی، پاکیزگی، حیا، امانت، عدل، صبر اور حسن اخلاق جیسی صفات پیدا ہونے کی کوشش ہوتی ہے۔ اس طرح دینی غیرت فرد کو اپنی اصلاح اور اپنے اعمال کے محاسبے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اسی طرح دینی غیرت و حمیت اسلامی اقدار کے تحفظ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ شعائر اسلام، عبادات، اخلاقی اصول اور شرعی حدود اس وقت معاشرے میں مضبوط رہ سکتے ہیں جب افراد ان کی قدر و منزلت کو سمجھیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کا احترام کریں۔ اس لیے دینی غیرت کا مثبت پہلو یہ ہے کہ انسان دین سے وابستگی کو اپنے کردار، معاملات اور معاشرتی رویوں میں ظاہر کرے۔ البتہ اسلامی تعلیمات دینی غیرت کو عدل، حکمت اور اعتدال سے جدا نہیں کرتیں۔ اگر دینی جذبہ تعصب، نا انصافی، تحقیر یا بے اعتدالی کا سبب بن جائے تو وہ اسلامی غیرت کے مطلوبہ تصور سے دور ہو جاتا ہے۔ حقیقی دینی غیرت وہ ہے جو انسان کو حق کی پیروی، خیر کے فروغ، برائی سے اجتناب اور اسلامی اخلاق کے التزام کی طرف لے جائے۔ لہذا دینی غیرت و حمیت کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ یہ مسلمان کے ایمان اور عملی کردار کے درمیان ایک مضبوط تعلق قائم کرتی ہے۔ یہ انسان کو اپنے دین سے وابستگی، دینی شعائر

کے احترام، اپنی اصلاح، نیکی کے فروغ اور اخلاقی ذمہ داری کے احساس کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ تاہم اس کا صحیح اسلامی اظہار علم، تقویٰ، عدل، حکمت، صبر اور اعتدال کے دائرے میں ہی معتبر ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں دینی غیرت و حمیت کی اہمیت

قرآن کریم اسلامی عقائد، عبادات، اخلاق اور معاشرتی زندگی کے بنیادی اصولوں کا سرچشمہ ہے۔ دینی غیرت و حمیت کے حوالے سے قرآن کریم اگرچہ ہر مقام پر لفظ ”غیرت“ کو اصطلاحی عنوان کے طور پر استعمال نہیں کرتا، تاہم متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ کی حدود، دینی شعائر، تقویٰ، نیکی کے فروغ، برائی سے اجتناب اور حق کے ساتھ وابستگی جیسے اصول بیان ہوئے ہیں۔ یہ اصول دینی غیرت و حمیت کے اسلامی تصور کی بنیاد کو واضح کرتے ہیں۔

اول: اللہ تعالیٰ کی حدود کا احترام

اسلامی دینی غیرت کا بنیادی تقاضا اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کا احترام اور ان کی پابندی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ¹³

اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ دینی غیرت کا حقیقی اظہار اسی وقت درست ہو گا جب مسلمان ان حدود کو محض نظری طور پر تسلیم نہ کرے بلکہ اپنی عملی زندگی میں بھی ان کا احترام کرے۔ اس اعتبار سے دینی غیرت کا پہلا دائرہ خود انسان کی ذات ہے؛ یعنی وہ اپنے اعمال کو شریعت کے مطابق بنانے کی کوشش کرے۔

دوم: دینی شعائر کی تعظیم

قرآن کریم دینی شعائر کی تعظیم کو تقویٰ سے وابستہ قرار دیتا ہے:

ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ¹⁴

یہ بات ہے، اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

دینی شعائر سے مراد وہ نمایاں دینی علامات اور عبادات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی اور دین کے اظہار سے متعلق قرار دیا ہے۔ ان کی تعظیم دینی شعور اور قلبی تقویٰ کی علامت ہے۔ اس لیے دینی غیرت و حمیت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے شعائر کا احترام کرے اور ان کے بارے میں بے ادبی یا بے اعتنائی سے اجتناب کرے۔

سوم: اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد اور دینی وابستگی

قرآن کریم اہل ایمان کو اللہ کے دین کی نصرت اور اس کے احکام کے ساتھ مضبوط وابستگی کی ترغیب دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ¹⁵

مومنو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا۔

مفسرین نے ”اللہ کی مدد“ سے مراد دین الہی کی نصرت، اس کی اطاعت اور اس کے راستے پر ثابت قدمی بھی بیان کی ہے۔ اس لیے دینی غیرت کا تعلق دین کے ساتھ ایسی وابستگی سے ہے جو انسان کو اپنے قول و عمل کے ذریعے اسلامی تعلیمات پر قائم رہنے کی ترغیب دے۔

چہارم: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

دینی غیرت و حمیت کی اہمیت کا ایک نمایاں پہلو نیکی کے فروغ اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔¹⁶

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

یہ آیت اس بات کی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ دینی وابستگی صرف ذاتی احساس تک محدود نہیں بلکہ معاشرے میں خیر کے فروغ اور منکر کی روک تھام سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ تاہم اس ذمہ داری کی ادائیگی علم، استطاعت اور شرعی و اخلاقی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔ یہی اصول دینی غیرت کو غیر ذمہ دارانہ جذباتی ردِ عمل سے ممتاز کرتا ہے۔

پنجم: نیکی کے فروغ میں باہمی تعاون

قرآن کریم اہل ایمان کو نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کا حکم دیتا ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔¹⁷

اور نیکی و تقویٰ کے امور میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و زیادتی کے امور میں باہم مدد نہ کرو۔

یہ آیت دینی غیرت و حمیت کے اجتماعی پہلو کو واضح کرتی ہے۔ اسلامی غیرت کا تقاضا یہ نہیں کہ انسان صرف برائی کی مخالفت کرے، بلکہ نیکی اور تقویٰ کے فروغ میں مثبت کردار ادا کرے۔ ساتھ ہی قرآن نے "اِثم" اور "عدوان" میں تعاون سے منع کر کے یہ اصول بھی واضح کیا کہ دینی جذبہ کسی ظلم یا زیادتی کی حمایت کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

ششم: حمیتِ جاہلیہ سے اجتناب

قرآن کریم نے حمیت کی ایک مذموم صورت کو "حمیتِ جاہلیہ" کے نام سے بیان کیا ہے:

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ۔¹⁸

جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی حمیت پیدا کر لی۔

یہ آیت دینی غیرت و حمیت کے صحیح تصور کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی حمیت قابلِ قبول نہیں۔ وہ حمیت جو حق و انصاف کے بجائے تعصب، ضد اور باطل حمایت پر قائم ہو، اسلامی تعلیمات کے مطابق قابلِ مذمت ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلامی غیرت حق، تقویٰ، عدل اور حکمت کے تابع رہتی ہے۔

الغرض قرآن کریم کی مذکورہ تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ دینی غیرت و حمیت کا تعلق محض جذباتی جوش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی، دینی شعائر کی تعظیم، دین کے ساتھ مضبوط وابستگی، نیکی کے فروغ، برائی سے اجتناب، تقویٰ اور اجتماعی خیر سے ہے۔ قرآن اسی کے ساتھ حمیتِ جاہلیہ سے بھی متنبہ کرتا ہے، جس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ دینی جذبہ حق و انصاف، علم، حکمت اور اعتدال کے تابع ہونا چاہیے۔ یوں قرآن کریم دینی غیرت و حمیت کو ایک متوازن اخلاقی اور ایمانی وصف کے طور پر سامنے لاتا ہے، جو انسان کو اپنے دین پر عمل، اسلامی اقدار کے احترام اور معاشرے میں خیر کے فروغ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں دینی غیرت و حمیت کی اہمیت

سنتِ نبوی ﷺ میں دینی غیرت و حمیت کو ایمان اور اصلاحِ معاشرہ کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے

برائی کو دیکھنے کی صورت میں اپنی استطاعت کے مطابق اس کی اصلاح کی ترغیب دی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔¹⁹

تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی غیرت کا تعلق صرف جذباتی ردِ عمل سے نہیں بلکہ برائی کے خلاف شعوری اور ذمہ دارانہ موقف اختیار کرنے سے ہے۔ تاہم اس میں استطاعت کا لحاظ بھی ضروری ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی غیرت و حمیت حکمت، ذمہ داری اور اعتدال کے ساتھ وابستہ ہے۔

دینی غیرت و حمیت کے تقاضے

اول: اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق اور تقویٰ

دینی غیرت و حمیت کا بنیادی تقاضا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق اور تقویٰ ہے۔ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، خشیت اور اطاعت کا شعور جتنا مضبوط ہو گا، اتنا ہی وہ دینی احکام اور اسلامی اقدار کی پابندی کی طرف متوجہ ہو گا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔²⁰

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی زندگی کی بنیاد تقویٰ ہے۔ لہذا حقیقی دینی غیرت کا آغاز دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی ذات کی اصلاح، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور گناہوں سے اجتناب سے ہوتا ہے۔ یہی تقویٰ دینی غیرت و حمیت کو محض جذباتی کیفیت کے بجائے ایک ذمہ دارانہ اور عملی دینی وصف بناتا ہے۔

دوم: رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور سنت کی پیروی

دینی غیرت و حمیت کا ایک اہم تقاضا رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ کی سنت کو اپنی زندگی میں اختیار کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔²¹

کہو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں واضح کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی اتباع ضروری ہے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا معیار ہے۔ اس لیے محض زبانی محبت کے بجائے سنت نبوی ﷺ کی پیروی اس محبت کا عملی ثبوت بنتی ہے۔²² دینی غیرت و حمیت بھی اسی اتباع رسول ﷺ کے ذریعے صحیح سمت اختیار کرتی ہے۔ چنانچہ مسلمان کے دینی جذبے کا اظہار سنت نبوی ﷺ کے اخلاق، حکمت، عدل، صبر اور حسن سلوک کے مطابق ہونا چاہیے۔

سوم: احکام الہی اور حدود شرعیہ کی پابندی

دینی غیرت و حمیت کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ احکام اور شرعی حدود کا احترام کرے اور اپنی عملی زندگی کو ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔²³

اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی اور ان سے تجاوز سے اجتناب کی اہمیت واضح کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی وابستگی کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے تابع رکھے۔ لہذا دینی غیرت کا آغاز دوسروں کے اعمال پر اعتراض سے پہلے اپنی ذات کو شرعی احکام کا پابند بنانے سے ہوتا ہے۔²⁴

چہارم: دینی علم اور صحیح فہم کا حصول

دینی غیرت و حمیت کا ایک اہم تقاضا دینی علم اور صحیح فہم کا حصول ہے۔ محض جذبات کی بنیاد پر کسی دینی معاملے کے بارے میں رائے قائم کرنا درست نہیں، بلکہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے معتبر اہل علم سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔²⁵

اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

امام ابن کثیرؒ اس آیت کے اصل سیاق میں سابقہ آسمانی کتابوں کے اہل علم کی طرف رجوع کا ذکر کرتے ہیں، جبکہ امام قرطبیؒ نے ”اہل الذکر“ کے تحت اہل کتاب اور اہل علم کے اقوال نقل کیے ہیں۔ اس سے یہ اصول اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دینی معاملات میں لاعلمی کی صورت میں معتبر علمی رہنمائی حاصل کی جائے۔ لہذا حقیقی دینی غیرت وہ ہے جو انسان کو دین سیکھنے، صحیح فہم پیدا کرنے اور علم و بصیرت کے ساتھ دینی اقدار کی پاسداری کی طرف لے جائے، نہ کہ محض جذباتی رد عمل کی طرف۔

پنجم: حکمت، حسن اخلاق، عدل و اعتدال کی پابندی

دینی غیرت و حمیت کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ اس کا اظہار حکمت، حسن اخلاق، عدل اور اعتدال کے ساتھ کیا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔²⁶

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے بلاؤ اور ان سے ایسے طریقے سے گفتگو کرو جو سب سے بہتر ہو۔

اسی طرح قرآن کریم عدل و انصاف کی پابندی کی تاکید کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اغْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى۔²⁷

انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

امام ابن کثیرؒ سورۃ النحل کی آیت 125 کے تحت دعوت اور اصلاح میں حکمت، اچھے انداز اور حسن خطاب کی اہمیت بیان کرتے ہیں، جبکہ سورۃ المائدہ کی آیت 8 کے تحت عدل کو تقویٰ کے قریب قرار دیے جانے کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس لیے دینی

غیرت و حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے دین سے وابستگی اور دینی اقدار کے تحفظ کے ساتھ حکمت، حسن اخلاق، عدل، صبر اور اعتدال کو بھی ملحوظ رکھے۔ ایسا دینی جذبہ جو انسان کو ظلم، تعصب، سختی یا ناانصافی کی طرف لے جائے، اسلامی غیرت کے مطلوبہ مفہوم سے مطابقت نہیں رکھتا۔ حقیقی دینی غیرت وہ ہے جو حق کی پاسداری کے ساتھ اخلاقی حدود کی بھی حفاظت کرے۔

حاصل بحث

زیر نظر تحقیق میں دینی غیرت و حمیت کے مفہوم، اہمیت اور تقاضوں کا اسلامی تعلیمات کی روش سے جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ لغوی و اصطلاحی بحث سے واضح ہوا کہ دینی غیرت و حمیت محض جذباتی کیفیت، غصے یا تعصب کا نام نہیں، بلکہ ایمان، تقویٰ، دینی شعور اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے احترام سے پیدا ہونے والی ایک ذمہ دارانہ کیفیت ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے یہ بات سامنے آئی کہ حقیقی دینی غیرت انسان کو اپنے دین سے محبت، احکام الہی کی پابندی، دینی شعائر کے احترام، نیکی کے فروغ اور برائی سے اجتناب کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ اسلامی غیرت و حمیت علم، حکمت، عدل، حسن اخلاق اور اعتدال کے ساتھ وابستہ ہے۔ قرآن کریم نے ایک طرف دینی شعائر کی تعظیم اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترغیب دی، تو دوسری طرف حمیت جاہلیہ کی مذمت کر کے واضح کیا کہ دینی جذبہ تعصب، ظلم اور ناانصافی کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دینی غیرت و حمیت کا صحیح تصور وہ ہے جو انسان کے ایمان اور کردار کو مضبوط کرے اور اسے اپنی ذات، خاندان اور معاشرے کی اصلاح کے لیے مثبت اور ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے پر آمادہ کرے۔

نتائج بحث

- دینی غیرت و حمیت کا بنیادی تعلق ایمان، تقویٰ اور دینی شعور سے ہے۔
- دینی غیرت کا حقیقی اظہار اللہ تعالیٰ کے احکام اور شرعی حدود کی پابندی سے ہوتا ہے۔
- رسول اللہ ﷺ کی اتباع دینی وابستگی اور غیرت کے درست اظہار کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔
- دینی غیرت کو علم اور صحیح دینی فہم کے ساتھ ہونا چاہیے۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر دینی ذمہ داری کا اہم حصہ ہے، لیکن اس میں استطاعت، حکمت اور شرعی حدود کا لحاظ ضروری ہے۔

- حمیت جاہلیہ اور اسلامی حمیت میں بنیادی فرق ہے؛ اسلامی حمیت حق، عدل اور تقویٰ کے تابع ہوتی ہے۔
- دینی غیرت و حمیت کا درست اظہار حکمت، حسن اخلاق، عدل اور اعتدال کے ساتھ ہونا چاہیے۔
- حقیقی دینی غیرت کا آغاز دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی ذات کی اصلاح سے ہوتا ہے۔

References

- 1 Ibn Manzūr, Muḥammad ibn Mukarram, *Lisān al-‘Arab*, (Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH), s.v. “gh-y-r,” 5:41–42.
- 2 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Riyadh: Dār Al Salām, 2014), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-Ghayrah, Ḥadīth No. 5223.
- 3 Al-Nawawī, Yahyā ibn Sharaf, *Al-Minhāj Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj*, Kitāb al-Tawbah, Bāb Ghayrat Allāh Ta‘ālā wa-Taḥrīm al-Fawāḥish, Ḥadīth No. 2761.

- 4 Ibn Manẓūr, *Lisān al-‘Arab*, s.v. “ḥ-m-y,” 15:4.
- 5 Al-Rāghib al-Aṣḥāhānī, Abū al-Qāsim al-Ḥusayn ibn Muḥammad, *Mufradāt Alfāz al-Qur’ān*, ed. Ṣafwān ‘Adnān al-Dāwūdī (Damascus; Beirut: Dār al-Qalam; al-Dār al-Shāmiyyah, 1st ed., 1412 AH), s.v. “ḥ-m-y.”
- 6 Al-Qur’ān, 48:26.
- 7 Al-Qur’ān, 48:26.
- 8 Al-Qurṭubī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Al-Jāmi‘ li-Aḥkām al-Qur’ān*, (Beirut: Dār al Kutub al Ilmiyah, 1999), tafsīr of Al-Fath, 48:26.
- 9 Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr, *Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān*, tafsīr of Al-Fath 48:26.
- 10 Al-Qur’ān, 22:32.
- 11 Al-Qur’ān, 3:104.
- 12 Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Īmān, Bāb Bayān Kawn al-Nahy ‘an al-Munkar min al-Īmān, Ḥadīth No. 49.
- 13 Al-Qur’ān, 2:229.
- 14 Al-Qur’ān, 22:32.
- 15 Al-Qur’ān, 47:7.
- 16 Al-Qur’ān, 3:104.
- 17 Al-Qur’ān, 5:2.
- 18 Al-Qur’ān, 48:26.
- 19 Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Īmān, Bāb Bayān Kawn al-Nahy ‘an al-Munkar min al-Īmān, Ḥadīth No. 49.
- 20 Al-Qur’ān, 3:102.
- 21 Al-Qur’ān, 3:31.
- 22 Ibn Kathīr, Ismā‘īl ibn ‘Umar, *Tafsīr al-Qur’ān al-‘Azīm*, ed. Sāmī ibn Muḥammad Salāmah (Riyadh: Dār Ṭaybah lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, 1420 AH/1999 CE), tafsīr of Āl ‘Imrān, 3:31.
- 23 Al-Qur’ān, 2:229.
- 24 Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur’ān al-‘Azīm*, tafsīr of Al-Baqarah, 2:229.
- 25 Al-Qur’ān, 16: 43.
- 26 Al-Qur’ān, 16:125.
- 27 Al-Qur’ān, 5:58.